نوحہ

حال شبیرؑ کا بے آہ سنائے نہ بنے
جو سنے اس کو بغیر اشک بہائے نہ بنے

قتلِ اصغر کی خبر کیسے نہ ہو بانو کو
گود خالی شہِ والا سے چھپائے نہ بنے

استغاثے کا اثر دیکھئے بے شیر سے بھی
جذبۂ نصرتِ اسلام چھپائے نہ بنے

مانع گریہ، حجاب اور دلِ کبرا بیتاب
ضبط کرتے نہ بنے اشک بہائے نہ بنے

بخششِ اُمتِ جد روزِ جزا اے شبیرؑ
کام ہی وہ تھا کہ بے جان لڑائے نہ بنے

ظاہری فتحِ یزیدی تو ہے باطل کا فریب
لاکھ باطل ہوں تو اک حق کو چھپائے نہ بنے

چادریں چھین کے مشکیں بھی حرم کی کس دیں
ہائے ہاتھوں سے بھی چہروں کو چھپائے نہ بنے

پانی خیمے میں نہ آنے کی یہ شرم اے عباسؑ
مر کے بھی شکل یتیموں کو دکھائے نہ بنے

رُخصت اکبرؑ کو کیا شہ نے، مگر چہرے پر
شدّتِ درد کے آثار چھپائے نہ بنے

راہ روکی تو ہے شبیرؑ کی اے حر تو نے
کہیں ایسا نہ ہو بے راہ پہ آئے نہ بنے

دستِ ماتیؔ میں ہے یوں آلِ عبا کا دامن
کوئی چاہے کہ چھڑا دے تو چھڑائے نہ بنے

سلام

زیربار منتِ اہلِ جہاں پہلے نہ تھا
اے توکل سر پہ یہ کوہِ گراں پہلے نہ تھا

کعبۂ مسجودِ جہاں ہے تیرے دم سے یا علیؑ
اس طرح ربطِ جبین و آستاں پہلے نہ تھا

منحصر تھا شہ کی آمد پر بلاؤں کا نزول
یا زمینِ کربلا پر آسماں پہلے نہ تھا

غیر فانی ہوگیا دل عشقِ آل پاک سے
نیستی پر ورنہ ہستی کا گماں پہلے نہ تھا

عدل یوں چھا جائے گا عالم میں ہنگام ظہور
ظلم کا جیسے کوئی نام و نشاں پہلے نہ تھا

صبحِ عاشورِ محرم حر نے جنت دیکھ لی
یہ یقیں یہ علم عیشِ جاوداں پہلے نہ تھا

یاد ہے کب ذاکر و سامع تھے جبریل و نبیؐ
کیا شہِ دیں کے مصائب کا بیاں پہلے نہ تھا

ابتلائے خاصگاں تسلیم، لیکن اے حسینؑ!
جو تمہارا ہے یہ رنگِ امتحاں پہلے نہ تھا

جاذب دل ہے شباب اہل جنت کی حدیث
ورنہ ماتیؔ اس قدر شوقِ جناں پہلے نہ تھا